رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ...
ششماہی ۔ ...
سہ ماہی ۔ ...
بیرون ہند سالانہ ...

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس کی تکلیف ابھی تک ہے ۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کے لئے دُعا کریں ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب انبالہ چھاؤنی سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو کل پھر بخار ہو گیا تھا ۔ اور زخم بھی ابھی گہرا ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشتِ موعود ۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔ بہشتِ موجود

”یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ اعلےٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ آرام پا جائے ۔ اور تمام اطمینان اور سرور اور لذت اس کی خدا میں ہی ہو جائے ۔ یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے ۔ اس حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا اور وفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے ۔ اور دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے ۔ اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے ۔ اسی درجہ پر پہونچکر انسان سمجھتا ہے ۔ کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پر ڈالا گیا ہے ۔ درحقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے جس سے اس کی رُوح نشوونما پاتی ہے اور جس پر اس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے اور اس کے نتیجہ کا حصُول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں ہے ۔ اسی مقام پر یہ بات حاصل ہوتی ہے ۔ کہ وہ ساری ملامتیں جو نفس لوامہ انسان کا اس کی ناپاک زندگی پر کرتا ہے ۔ اور پھر بھی نیک خواہشوں کو اچھی طرح ابھار نہیں سکتا ۔ اور بُری خواہشوں سے حقیقی نفرت نہیں دلا سکتا ۔ اور نہ نیکی پر ٹھہرنے کی پوری قدرت بخش سکتا ہے اس پاک تحریک سے بدل جاتی ہیں ۔ جو نفس مطمئنہ کے نشوونما کا آغاز ہوتی ہے ۔ اور اس درجہ پر پہنچ کر وقت آجاتا ہے ۔ کہ انسان پوری فلاح حاصل کرے ۔ اور اب تمام نفسانی جذبات خود بخود افسردہ ہونے لگتے ہیں ۔ اور رُوح پر ایک ایسی طاقت افزا ہوا چلنے لگتی ہے جس سے انسان پہلی کمزوریوں کو ندامت کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ اس وقت انسانی سرشت پر ایک بھاری انقلاب آتا ہے ۔ اور عادات میں ایک تبدل عظیم پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنی پہلی حالتوں سے بہت ہی دُور جا پڑتا ہے دھویا جاتا ہے ۔ صاف کیا جاتا ہے ۔ اور خدا نیکی کی محبت کو اپنے ہاتھ سے اس کے دل میں لکھ دیتا ہے ۔ اور بدی کا گند اپنے ہاتھ سے اس کے دل سے باہر پھینک دیتا ہے ۔ سچائی کی فوج سب کی سب دل کے شہرستان میں آجاتی ہے ۔ اور فطرت کے تمام برجوں پر راستبازی کا قبضہ ہو جاتا ہے ۔ اور حق کی فتح ہوتی ہے ۔ اور باطل بھاگ جاتا ہے ۔ اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے ۔ اس شخص کے دل پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے ۔ اور ہر ایک قدم خدا کے زیر سایہ چلتا ہے ۔ چنانچہ خدا تعالےٰ آیات ذیل میں انہی امور کی طرف اشارہ فرماتا ہے ۔

اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ۔ وزینہ فی قلوبکم وکرّہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولٰئک ھم الراشدون فضلاً من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم ۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

ممبران کمیٹی دارالشکر کو اطلاع

۳ر اکتوبر ۱۹۳۹ء بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت میں حسب قواعد کمیٹی دارالشکر ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ بابو محمد یوسف صاحب آف کمیالہ کے نام نکلا۔ بابو صاحب موصوف حسب قواعد جب چاہیں رقم قرعہ لے سکتے ہیں۔

(سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان)

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قول سدید" منگوا لیجئے۔ تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپکی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی قیمت تین روپیہ کے بجائے ایک روپیہ۔ تھوڑی سی باقی ہیں۔ اس لئے آج ہی مینیجر انگلن کالج انگلن روڈ دہلی سے منگوا لیجئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات میں بیش بہا اور حیرت انگیز رعایت

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قومی اور مرکزی کتب خانہ "بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان" میں اس وقت خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی اڑھائی تین سو کتابوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں موجود ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت آج سے کچھ عرصہ قبل پچاس روپیہ تھی۔ لیکن بک ڈپو کے نئے انتظام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی قیمت نصف کے قریب ہوگئی ہے۔ ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ کہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائے اور اپنے اہل وعیال کی تربیت اور رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ سلسلہ کی خاطر اس بیش بہا خزانہ کو حاصل کر کے اپنے گھر کی لائبریری کو مکمل کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور علمائے سلسلہ کی اکثر کتابوں میں بھی اسی طرح رعایت کر دی گئی ہے۔

سوا تین سو کتابوں کی فہرست معہ خلاصہ مضمون ہر کتاب دس طباعت مفت طلب فرمائیں۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اعلان

قادیان میں مکان بنانے والے دوستوں کی سہولت کیلئے

ہم نے ایک ماہر اوورسیر کی زیر نگرانی مکانات تعمیر کرنے کا انتظام کیا ہے۔ کام کی نگرانی روپیہ کی ادائیگی۔ سامان کی خرید اور حسابات رکھنے کا معمولی کمیشن لیا جاتا ہے۔ نقشہ اور اسٹیمیٹ بھی بنا کر دیا جاتا ہے۔ (مینیجر جنرل سروس کمپنی)

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور رست پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آنے ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے تین روپیہ معہ محصول پتہ ذیل سے طلب فرماویں۔ مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الہٰی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند گھرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے ہاتھ پاؤں سوتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں گوشت خوردہ یا پائیوریا کی بیماری ہے دانت ہلتے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الامان جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر گھر گھر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے اسکے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی قیمت ایک اونس (عہ)

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں حرارت عزیزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (سے) المشتہر: خاکسار: حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۲۰۔ اکتوبر رویٹر کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ شنگھائی کے ایک بہت بڑے انگریز تاجر مسٹر وکٹر ساسون نے برطانیہ کے جنگی فنڈ کے لئے دس لاکھ پونڈ کی امداد دی ہے۔

باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جرمنی موجودہ جنگ میں اپنے اس وعدہ کی خلاف ورزی کرنے کے لئے تیار رہا ہے۔ جو اس نے زہریلی گیس کے استعمال نہ کرنے کے متعلق کر رکھا ہے۔ اس نے فرانس پر یہ الزام عاید کیا تھا۔ کہ اس نے پولینڈ کو زہریلی گیس مہیا کی تھی۔ اور اب پمفلٹوں میں بیان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے بھی پولینڈ کو زہریلی گیس مہیا کی تھی۔ مگر حکومت برطانیہ نے اس الزام کی تردید کر دی ہے۔ باوجود اس کے اب ریڈیو اور پمفلٹوں کی وساطت سے اس الزام کی تشہیر کی جا رہی ہے۔

ترکی۔ فرانس اور برطانیہ میں جو معاہدہ تکمیل پذیر ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں آج صدر جمہوریہ ترکیہ۔ صدر جمہوریہ فرانس اور ملک معظم نے ایک دوسرے کو مبارکباد کے پیغامات دیئے۔ عصمت انونو نے اپنے پیغام میں اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ تینوں ملک قیام امن کے لئے مل کر کام کریں۔ اس کے جواب میں ملک معظم نے پیغام بھیجا ہے۔ کہ ہر سہ طاقتوں کا موجودہ معاہدہ ترقی امن کے کام میں بے حد مفید ثابت ہوگا۔ صدر فرانس اور ترکی کے درمیان بھی اس قسم کے پیغامات کا مبادلہ ہوا۔ اور دونوں ملکوں کی دوستی پر اظہار خوشنودی کیا گیا ہے۔

آج شام جرمن طیاروں نے شمالی انگلستان کے ساحلی علاقہ پر یلغار کی۔ چند شہروں اور قصبوں میں خطرہ کا اعلان کر دیا گیا۔ مگر ۴۲ منٹ کے بعد "سب ٹھیک ہے" کا اعلان کر دیا گیا۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ دشمن کے دو طیارے اڑتے ہوئے دکھائی دیئے جن کا مقابلہ کرنے کے لئے رائل ایر فورس کے بمبار طیارے پہنچ گئے۔ مگر دشمن کے طیارے بم برسائے بغیر اڑ گئے۔

سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ حکومت روس کی طرف سے حکومت برطانیہ کو اشارہ کیا گیا ہے۔ اگر مسٹر چرچل کو وہاں بھیجا جائے تو حکومت روس انہیں خوش آمدید کہے گی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ حکومت برطانیہ اس دعوت کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔

وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ مختلف تاریخوں پر ہوائی فوج کے مندرجہ ذیل تعداد میں اشخاص ہلاک ہوئے۔ لڑائی میں ۲ گم شدہ ۲۔ سرگرم خدمات میں ہلاک شدگان ۸۔ علاوہ ازیں ۹۔ مزید اشخاص مر گئے۔ ۸ کا پتہ نہیں چلتا اور ایک کو جرمنوں نے قیدی بنا لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کانگرس کے خلاف اب مہم شروع ہو گئی ہے۔ سرکاری پالیسی کے حامی اخبارات اب کانگرس کے خلاف اڈیٹوریل لکھ رہے ہیں۔ مانچسٹر گارڈین نے بھی جو آ جنک کانگرس پالیسی کا حامی رہا۔ لہجہ بدل لیا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ تصفیہ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ توقع ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ اس ہفتہ ہندوستان کے متعلق ایک بیان دیں گے۔

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۲۰۔ اکتوبر روس اور جرمنی میں پولینڈ کی تقسیم کے بارہ میں جو معاہدہ ہو چکا ہے۔ آج اس کی آخری منظوری کا ہر دو حکومتوں نے بیک وقت اعلان کر دیا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ کاریڈور میں رہنے والے روسیوں کو نکال دیا جائے گا۔ اور ان کی بجائے ان جرمنوں کو آباد کیا جائے گا۔ جو ریاست ہائے بالٹک سے واپس آ رہے ہیں۔ یہ کام تین سال میں تکمیل پذیر ہوگا۔ ایک اور اطلاع ہے۔ کہ یکم دسمبر سے پولینڈ میں ایک یہودی حکومت قائم کی جائے گی جس کا دار الخلافہ لبلن ہوگا۔ اور اس میں تیس لاکھ یہودی آباد کئے جائینگے۔

برلن ۲۰۔ اکتوبر جرمنی کی وزارت عالیہ کے نائب وزیر کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ ججوں کی حیثیت میں بعض تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ اور جنگ کے عرصہ کے لئے ان کے بعض اختیارات منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ فوجداری عدالتیں کام بند کر دیں گی۔ اور نازی حکومت کی طرف سے خاص عدالتیں بنائی جائیں گی۔ جنہیں کورٹ مارشل کے مقدموں کے فیصلہ کا اختیار دیا جائے گا۔ پولینڈ کے جرمن علاقہ میں فوجی عدالتوں کے علاوہ خاص عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔

برلن ۲۱۔ اکتوبر جرمن ہائی کمان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ موسل اور سار برگن کے درمیان سرحدی علاقہ کے کئی حصوں میں توپخانہ کی زبردست گولہ باری ہوئی۔ فرانسیسی فوجیں دو پہاڑیوں کے سوا مغربی سار برگن میں ایک سارے کا سارا جنگل خالی کر گئیں۔ دوسرے حصوں میں مقامی طور پر گولہ باری کے سوا خاموشی رہی۔

لنڈن ۲۱۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ ہر فان ربن ٹراپ نے برلن میں عورتوں کے ایک جلسہ میں ایک عورت۔ ایک ہیٹ اور ایک لباس کے موضوع پر تقریر کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس پر آوازے کسے گئے۔ تقریر کا مقصد یہ تھا۔ کہ دوران جنگ میں کم سے کم پارچات پر گزارہ کیا جائے۔ لیکن عورتوں نے کہا۔ کہ تم اس موضوع پر تقریر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تم نے خود بہت اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ جلسہ میں فساد ہو گیا۔ جس پر پولیس بلائی گئی۔ اور بذریعہ پولیس بمشکل لیکچرار کو جلسہ گاہ سے باہر لے جا سکی۔

برلن ۲۱۔ اکتوبر جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے اعتراف کیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں جرمنی کی صنعتوں کو غیر معمولی نقصان پہنچا ہے چونکہ سرمایہ کی قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس لئے صنعتوں کو تھوڑی مدت کے قرضے دیئے جا رہے ہیں۔

کوپن ہیگن ۲۱۔ اکتوبر ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ٹاپوؤں کے درمیان جرمن نے بارود کی جو سرنگیں بچھائی ہوئی تھیں۔ وہ بہ کر دوسرے [illegible] روں میں چلی گئی ہیں۔ بالٹک میں جانے [illegible] ے جہازوں کو اس خطرہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

برلن ۲۱۔ اکتوبر جرمنی کے لیبر منسٹر نے حکم دیا ہے۔ کہ اب سکولوں میں ٹیچر صرف پرائمری کی تعلیم ہی دیا کریں۔ ہٹلر نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اب مدارس میں مکمل تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ لڑکے اور لڑکیوں کو ان تمام کاموں کی ٹریننگ دی جائے گی۔ جو جنگ کے لئے ضروری ہیں۔ اور انہیں ان سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے۔ نوجوانوں کی لام بندی کے اقدامات پر ہٹلر یوتھ موومنٹ کے تعاون سے عمل کیا جائے گا۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۲۰۔ اکتوبر فرانس گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب موسلا دھار بارش کی وجہ سے مغربی محاذ پر خاموشی رہی۔ البتہ فریقین کی طرف سے نگرانی کے سلسلہ میں سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔

لنڈن کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ماہرین جنگ سیگفرِیڈ لائن کے اردگرد بارشوں کے پانی کے جمع ہو جانے کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ طغیانی کی وجہ سے دریاؤں کا پاٹ وسیع ہو گیا ہے۔ اور پانی کی رفتار بھی تیز ہو گئی ہے۔ برعکس اس کے فرانسیسی فوجی افسر جرمنی کی اس عارضی مشکل کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

لکسمبرگ ۲۱۔ اکتوبر آج فرانسیسیوں نے پرال گاؤں اور پرل سینڈروف روڈ پر توپوں سے زبردست گولہ باری کی۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن حملہ آوروں کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔

روس کی خبریں

لنڈن ۲۰۔ اکتوبر روم کی اطلاع ہے۔ کہ روسی فوج ناروا اور لیسکو کے نزدیک اسٹونیا کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۰۔ اکتوبر روس نے امریکہ کو پیشکش کی ہے۔ کہ اگر امریکہ کو ضرورت ہے۔ تو وہ ۵ ملین ڈالر کی مالیت کا مقناطیس کا سٹاک امریکہ کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے تیار ہے۔ واضح ہو۔ کہ جرمنی کو توقع تھی۔ کہ روس یہ سٹاک جرمنی کے ہاتھ فروخت کرے گا۔

ماسکو ۲۱ اکتوبر۔ انگلستان اور فرانس سے ترکی کے نئے فوجی معاہدے پر رائے زنی کرتے ہوئے ایک بالشویک اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی اور روس میں دشمنی پیدا کرنے کے لئے اتحادیوں نے یہ ایک اور چال چلی ہے اور ترکی کے ساتھ یہ معاہدہ کر کے روس کو جرمنی کے مخالف محاذ میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے جو ناکام رہے گی۔ کیونکہ روس جرمنی کے ساتھ اپنی دوستی قائم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے اور ان لوگوں کو جو روس اور جرمنی میں دشمنی پیدا کرنا چاہتے ہیں ایک مرتبہ پھر مایوسی ہو گی۔

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۲۰ اکتوبر۔ لیڈی لنلتھگو ولایت سے آج دہلی پہنچ گئیں۔

مسولی پٹم ۲۰ اکتوبر۔ ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم پولش باشندوں کی طرح ہیں جب ہماری قومی آزادی خطرہ میں ہے تو ہم اس کو برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد کریں گے۔ گاندھی جی نے برطانیہ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا لیکن یہ پیشکش ٹھکرا دی گئی۔ اب کانگرس کو اس کے نتائج کا ذمہ دار نہیں گردانا جا سکتا۔ وائسرائے کے بیان سے خود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پہلے سے تیار شدہ تھا۔ اگر یہ آخری اعلان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب برے دن آ گئے ہیں۔

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ لنڈن میں نوآبادیات کے وزراء کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کے لئے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لنڈن جا رہے ہیں آج سر موصوف کو وائسرائے نے دعوت طعام دی۔

معلوم ہوا ہے اس وقت تک ہندوستان سے حکومت برطانیہ کو جنگ کے لئے ۲۸ لاکھ روپیہ مل چکا ہے اس کے علاوہ ۱۵ لاکھ روپیہ مستقل طور پر حاصل ہو گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نظام حیدرآباد نے گراں قدر رقم ادا کی ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی نے آج پنڈت جواہر لال نہرو کو مبارکباد کا برقی تار ارسال کیا ہے۔ لیبر پارٹی مذکور نے ہندوستان کی آزادی کی تائید اور فیسزم اور امپیریلزم کی مذمت کی ہے۔

متفرق خبریں

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ عدالت عالیہ پنجاب کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ جو چھٹی پر انگلستان گئے ہوئے تھے آج لاہور پہنچ گئے ہیں، اور انہوں نے اپنے کام کا چارج لے لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ کل مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا تھا کہ جنگی ممالک کی کوئی آبدوز کشتی امریکن بندرگاہ یا ساحل کے قریب نہیں آ سکتی اس سلسلہ میں مسٹر کورڈل ہل نے بتایا کہ آبدوزوں پر ساحل امریکہ سے تین میل دور رہنے کی پابندی اس لئے عائد کی گئی ہے کہ جنگ دن بدن بڑھتی جا رہی ہے خیال ہے کہ مسلح تجارتی جہازوں پر بھی اسی قسم کی پابندی لگا دی جائے۔ یعنی وہ بھی ساحل امریکہ سے تین میل کے فاصلہ پر رہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ جس علاقہ کو چاہیں جنگی رقبہ قرار دے کر وہاں جہازوں کا داخلہ بند کر دیں۔

الہ آباد ۲۰ اکتوبر۔ دائیں بازو کے ایک سرکردہ کانگرسی لیڈر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگرچہ میں اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کیا قطعی فیصلہ کرے گی۔ مگر میرا خیال ہے کہ دار دہا میں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد کانگرسی وزارتوں کو مستعفی ہو جانے کا حکم دیا جائے گا اور اس کے بعد تمام صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے کانگرس کا سپیشل اجلاس بلایا جائے گا۔

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے اطلاع دی ہے کہ کمشنران پنجاب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صوبہ کی سمال ٹاؤن کمیٹیوں میں منتخب ہونے کے لئے خواہشمند اشخاص میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو خدمت عامہ کے جذبہ سے نہیں بلکہ ذاتی اغراض سے منتخب ہوتے ہیں۔ حالانکہ مقامی افسروں کی یہ کوشش رہتی ہے کہ ایسا نہ ہونے پائے چنانچہ سرکاری ریویو میں ان کمیٹیوں کی کارگزاری غیر تسلی بخش بیان کی گئی ہے اس کے انسداد کے لئے صوبہ کے تمام ڈویژنوں میں انسپکٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں

لکھنؤ ۲۰ اکتوبر۔ یو پی گورنمنٹ نے روزنامہ "ہمدم" اور ہمدم پریس سے چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ ضمانت کی بنا وہ مضامین ہیں جن میں خاکسار تحریک کے متعلق گورنمنٹ پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔

پٹنہ ۲۱ اکتوبر۔ سارن کے کچھ حصے میں شراب کی بندش کا تجربہ کیا جا رہا ہے جو لوگ شراب کے عادی ہیں انہیں سستے داموں نیرا دودھ مہیا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو دوسرے علاقوں میں بھی تجربہ کیا جائیگا۔

اٹاوہ ۲۱ اکتوبر۔ نیشنل ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ کینیڈا کا کوئی جہاز دشمن نے غرق نہیں کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر ممالک کے مقابل پر کینیڈا نے اپنے جہازوں کی حفاظت کا معقول انتظام کر رکھا ہے۔

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کا محکمہ جنگ فوج کو نئے سرے سے منظم کرنا چاہتا ہے تاکہ نئے ایسے دستے تیار کئے جائیں جو جدید اسلحہ سے مسلح ہوں۔ ہر دستہ ۲۰ ہزار سے زائد فوجیوں پر مشتمل ہو گا یہ فوج ہر نازک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے گی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ کل روم کے ریڈیو سے بیان کیا گیا ہے کہ ترکی اور روس کی بات چیت ناکام رہ جانے کے پیش نظر ایران۔ عراق اور افغانستان میں جلد ہی کانفرنس منعقد ہو گی۔

اوسلو ۲۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ناروے کا ملکیتی جہاز لوبیزہ منیم ڈبو دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے ایک جہاز کو جو ڈاک لے کر جا رہا تھا روک لیا گیا ہے۔ اس جہاز میں امریکہ کی ڈاک بھی تھی جو جرمنی کو جا رہی تھی مگر اس ڈاک کو سنسر کرنے کے بعد امریکہ واپس بھیج دیا گیا ہے۔ حکومت امریکہ اس سنسر کے خلاف پروٹسٹ کرے گی۔

امرتسر ۲۱ اکتوبر۔ گندم ۲/۱۱/۷ سے ۲/۱۵/۷ نخود ۳/۷/- سے ۳/۱۲/۸ سونا ۴۲/۴/- چاندی ۵۷/۱۴/- پنڈ ۲۶/۱۰/-

ٹوکیو ۲۱ اکتوبر۔ آج وزیر خارجہ جاپان کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور جرمنی میں جو معاہدہ ہوا ہے وہ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کی دوستی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا

صوفیہ ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے پرانی کیبنٹ کے مستعفی ہونے کے بعد ابھی تک بلغاریہ میں کوئی نئی کیبنٹ نہیں بن سکی۔

استنبول ۲۱ اکتوبر۔ بے سراج اوغلو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روس کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے کسی غیر معین مدت تک ترکی کے دروازے کھلے ہیں۔ نیز کہا۔ کہ ترکی نے فرانس اور برطانیہ سے جو معاہدہ کیا ہے وہ روس اور ترکی کے تعلقات پر اثر انداز نہیں ہو سکتا

کانگڑہ ۲۱ اکتوبر۔ پولیس نے موضع کھروال میں بہت سی بلا لائسنس بندوقیں بہت سا بارود اور دیگر اسلحہ جات کی برآمد کے لئے رات کے وقت چھاپہ مارا اور چھ مرد اور عورتوں کو حراست میں لے لیا۔

ہلسنکی ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے فن لینڈ کی گورنمنٹ نے ملک کے ڈیفنس کے متعلق اپنے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ۵ سال کے واسطے ۲۵ ملین سٹرلنگ قومی قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست

(۵)

خلافت جوبلی فنڈ میں جن احباب نے سو فی صدی چندہ ادا کر دیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء جن احباب نے ابھی تک چندہ جوبلی فنڈ ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ جوبلی فنڈ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

(۱) چودھری نتھے خانصاحب انبالہ -/۱۰۰
(۲) بابو محمد حسن صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر گانگنج -/۱۳۵
(۳) ایم عبدالرحمٰن صاحب فوجدار ملٹری گراس فارم بلارم -/۱۰۰
(۴) محترمہ شہر بانو صاحبہ سکندرآباد دکن -/۲۰۰
(۵) سید حسین صاحب " -/۱۰۰
(۶) ماسٹر نور محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی راجپور بھٹیاں -/۹۰
(۷) ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب افریقہ -/۱۰
(۸) بابو محمد شریف صاحب کسولی -/۵۵
(۹) سید سردار شاہ صاحب جہلم -/۸۰
(۱۰) مرزا عنایت بیگ صاحب سب انسپکٹر پولیس بیری -/۵۰
(۱۱) چودھری فضل احمد صاحب نوشہرہ پسرور -/۵۰
(۱۲) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب گگو -/۵۰

(باقی) (ناظر بیت المال)

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کی تاریخ میں تبدیلی

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کی تاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر کی گئی تھی۔ مگر رمضان المبارک کی وجہ سے اس تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اب یوم سیرت پیشوایان مذاہب کے لئے ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ احباب کرام آگاہ رہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

چندہ جلسہ سالانہ جلد بھجوایا جائے ورنہ سخت حرج ہوگا

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ سامان خورد و نوش کے سودے کئے جا رہے ہیں جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر روپیہ جلد وصول نہ ہوا تو چیزوں کے گراں ملنے کے علاوہ تنگ وقت میں اس قدر عظیم الشان جلسہ کے انتظامات میں مشکلات بھی پیدا ہو جائیں گی۔ لہذا احباب و عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جلد تر اپنے اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا

(۱) عبدالحکیم و عبدالمجید صاحبان گنج مغلپورہ بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) مولوی بدل الرحمٰن صاحب بریلی کا بچہ حسین المحاسن بیمار ہے (۳) عبدالکریم صاحب گنج کا نواسہ اور نواسی اور وہ خود بیمار ہیں (۴) مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب و فضل احمد خان صاحب دہلی میں بعارضہ ملیریا بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

تحریک جدید کے آئندہ پانچ سالوں کا چندہ پیشگی ادا کیا جا سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے مجاہدین بجا طور پر فخر رکھتے ہیں کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ حقیقی طور پر اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے وہی لوگ ہونگے جو پورے دس سال کا چندہ ادا کر دیں گے۔ کئی دوست ہیں جو پیشگی دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ اور کئی ہیں جنہوں نے ایک ایک دو دو تین تین سال کا چندہ سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔ جو لوگ نئے احمدی ہیں یا جن کو تحریک جدید کی کچھ خبر نہیں آئی تھی۔ یا وہ جو نادار تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کو فراخی عطا فرمائی ہے۔ یا وہ جن کو ابھی تک تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ ان کو حق حاصل ہے کہ وہ پانچوں سالوں کا چندہ دے دیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو دس سال کا پیشگی دے دیں۔ اور وہ جو سال پنجم میں حصہ لے چکے ہیں۔ مگر ان کے گزشتہ چار سالوں میں سے کسی کا ایک سال خالی ہے۔ یا دو سال خالی ہیں یا تین سال خالی ہیں یا چاروں سالوں کا چندہ ابھی ادا کرنا ہے۔ اگر ان کو ان کا ایمان مجبور کرتا ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں کے رجسٹر میں اپنا نام لکھوا لیں۔ تو ایسے احباب کو بھی اس امر کی اجازت ہے۔ کہ وہ اب تحریک جدید میں حصہ لے لیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سید عبدالمومن صاحب رضوی علاقہ بمبئی سے لکھتے ہیں:-

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا سلسلہ پانچ برس سے جاری ہے بدقسمتی سے یہ خادم شامل نہیں ہو سکا۔ اب حضور اجازت فرمائیں کہ پانچوں سالوں کا چندہ پیش کر دوں۔ نیز آئندہ پانچ سال کا چندہ بھی پیش کرنے کی اجازت ہو حضور ایدہ اللہ نے اس کی منظوری دے دی۔ چنانچہ صاحب موصوف نے ۲۷۵ روپے دس سال کا چندہ بھیجکر لکھا ہے۔ کہ خادم یہ کوشش کرتا رہے گا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس میں ہر سال اضافہ کرتا رہوں۔

بھائی محمد اسمٰعیل صاحب آڑہ کوٹہ سے لکھتے ہیں۔ کہ گزشتہ ایام میں میں ایسا سخت بیمار ہو گیا۔ کہ گویا زندگی کے آخری دن ہیں۔ اس وقت دل میں غم اور بے چینی تھی۔ کہ باوجود تحریک جدید میں پانچ سال حصہ لینے کے آئندہ پانچ سالوں میں شامل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اب میں تندرست ہوں۔ سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سال ششم کے ۱۲/- آج روانہ کرتا ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ باقی چار سال کا بھی ابھی پیش کر دوں۔ مگر میری قلیل آمدنی سد راہ ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ جہاں تک جلد ممکن ہو دس سال کا چندہ تحریک جدید پورا ادا کر دوں۔ کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں۔

غرض تحریک جدید کا چندہ جو لوگ ابتدائے سال میں ادا کر چکے ہیں۔ وہ سال ششم کا پیشگی چندہ بھیج رہے ہیں۔ چونکہ آئندہ سالوں کا چندہ تحریک جدید پیشگی داخل کر دینے کی عام اجازت ہے۔ اس لئے جو دوست چھٹے۔ ساتویں۔ آٹھویں۔ نویں اور دسویں سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں۔ انہیں کوپن پر تصریح کر دینی چاہیئے۔ کہ فلاں فلاں سال کا چندہ ہے۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت ایسا روپیہ تحریک جدید میں بطور امانت رکھا جائے۔ اور جب حضور سال ششم کی تحریک کا اعلان فرمائیں تو اس وقت حضور کے پیش کیا جا سکے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ رمضان المبارک ۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری تبلیغی چوکی کے انچارج کی انتہائی غلط بیانی

جب سے احرار کی اصل حقیقت پبلک پر واضح ہوئی۔ اور ان کی خود غرضیوں کا بھانڈا سکھوں کے گوردوارہ شہید گنج کے سر راہے میں پھوٹا ہے۔ شریف اور سمجھدار لوگوں نے ان کو مونہہ لگانا چھوڑ رکھا ہے۔ اور تمام مسلمان اخبارات ان کا نام تک لینا معیوب سمجھتے ہیں۔ لیکن جب سے ایک نوزائیدہ اخبار "شہباز" سے احرار کے ایک پردہ ملا عنایت اللہ نے اپنے ان سرپرستوں سے غداری کرکے جنہیں "شہباز" کے کارکن بارہا جلی کٹی سنا چکے ہیں۔ اپنا تعلق جوڑا ہے "شہباز" نے اس کے لئے آمدنی کا ذریعہ پیدا کرنے اور اس کی سراسر غلط اور بے بنیاد باتوں کو آنکھیں بند کرکے چھاپنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے ایک مضمون "قادیان میں اسلام کی تبلیغی چوکی" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس کی اصل غرض تو یہی ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ تمام سرکردہ احراری گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور کوئی پوچھنے والا باقی نہیں رہا۔ ملا عنایت اللہ جس طرح اور جو کچھ کما سکے کما لے۔ اور بھولے لوگوں کی جیبیں خالی کرا سکتا ہو۔ کرالے۔ لیکن اس میں ایسی غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ جن کی احرار کو آجتک پہلے کبھی جرأت نہیں ہوئی۔

چونکہ "شہباز" (۲۶ اکتوبر) نے یہ لکھتے ہوئے کہ "امدادی رقوم مولوی عنایت اللہ صاحب سکرٹری مجلس احرار اسلام شعبہ دعوۃ و تبلیغ قادیان ضلع گورداسپور کو براہ راست بھیجدیں"۔ احرار کے اس شعبۂ دعوۃ و تبلیغ کا کارنامہ یہ بیان کیا تھا۔ کہ "سینکڑوں اشخاص اس تبلیغی مرکز کی موجودگی کے باعث ارتداد سے بچ جاتے ہیں"۔ اس لئے ملا عنایت اللہ نے صریح دروغ بافی کرتے ہوئے لکھدیا۔ کہ:۔

"۱۲ فروری ۱۹۳۴ء کو ہم نے ایسے حالات میں کام شروع کیا۔ جو مادی لحاظ سے صرف مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہمیں توقع سے زیادہ کامیابی عطا فرمائی۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار مرزائی ہماری کوششوں سے مشرف باسلام ہوئے۔ تین ہزار ایسے لوگ قادیان میں مرزائی شکار ہو کر آئے۔ جو مرزائی مبلغین سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کے لئے قادیان پہونچے۔ اور ہمارے تبلیغی دفتر کی وجہ سے اپنے اسلام کو سلامت لیکر واپس لوٹے"۔

اس کے متعلق سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آج جس "کام" کو "صرف مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن" بنایا جا رہا ہے اس کی نسبت احراری پہلے کس قسم کی بڑیں ہانکتے رہے ہیں۔ کیا ہر جگہ ان کی زبانوں پر یہ الفاظ نہیں ہوتے تھے۔ کہ ہم نے مرزائیت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہم نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ ہم نے یہ کر دیا ہے۔ وہ کر دیا ہے۔ جب اس قسم کے دعووں۔ یا انتہا درجہ کی بد زبانیوں کے سوا ان کے مونہہ سے کوئی بات ہی نہ نکلتی تھی۔ تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ انہیں اپنا کام یعنی احمدیت کو مٹا دینا ناممکن نظر آتا تھا۔ دل میں وہ یہ سمجھتے ہوں تو اور بات ہے۔ اور بڑی بڑی خوفناک تیاریوں اور طرح طرح کی منصوبہ بازیوں کے باوجود ہر حملہ میں ناکامی اور نامرادی انہیں نادم اور شرمندہ کرتی ہو۔ تو الگ امر ہے۔ لیکن ان کی زبان سے کبھی یہ نہ سنا گیا۔ کہ جس کام میں انہوں نے ہاتھ ڈالا ہے وہ ان کے لئے صرف مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ اور اسے احرار ناممکن کہہ ہی کیونکر سکتے تھے۔ جبکہ ان کا ادعا یہ تھا۔ کہ انہوں نے قادیان میں ایک ہی کانفرنس کرکے احمدیت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس وقت تو ان میں کا ہر ایک شخص ہوا کے گھوڑے پر سوار تھا۔ حتیٰ کہ نہایت ادنےٰ طبقہ۔ اور ذلیل ترین زندگی بسر کرنے والے لوگ بھی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کا اب کہیں ٹھکانا نہیں۔ ادھر احراری لیڈر جگہ بجگہ یہ اعلان کرتے رہے تھے۔ کہ دو تین سال کے اندر اندر روئے زمین پر کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہ ملے گا۔ یہ تھے وہ حالات جن کے پیش نظر احراری پھولے نہ سماتے تھے۔ اور جن کی وجہ سے ان کی گردنیں اکڑی ہوئی تھیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شاندار اور نہایت کامیاب تجاویز نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان پر واضح کر دیا۔ کہ جس چیز کے ساتھ انہوں نے ٹکر لگائی ہے۔ وہ پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ اور اس کو ذرہ بھر نقصان پہنچانا ان کے لئے ناممکن ہے۔ تاہم سوائے ایک موقعہ کے ہمیں یاد نہیں۔ کہ احرار نے کسی رنگ میں اپنی ناکامی کا اظہار کیا ہو۔ ایک بہت بڑے لیڈر نے جو اپنے آپ کو احرار کا ڈکٹیٹر سمجھتا ہے۔ ایک موقعہ پر احرار کی ناکامی اور نامرادی کا اعتراف اس طرح کیا۔ کہ جس دماغ کے ساتھ ان کا مقابلہ ہے۔ وہ تو بڑی بڑی حکومتوں کو الٹ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گویا اگر احرار کو ناکامی پر ناکامی ہو رہی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی راہ نمائی ایسا دماغ کر رہا ہے۔ جو بڑی بڑی حکومتوں کو الٹ سکتا ہے:۔

اس اعتراف کے سوا احرار نے کبھی اپنے "کام" کو مشکل نہ بنایا۔ اور ناممکن کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ البتہ اب صاف طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ احرار احمدیت کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کو مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن سمجھتے رہے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ باقی رہا یہ ادعا کہ ۱۹۳۴ء سے لے کر ۱۹۳۹ء تک کی احراری کوششوں سے قریباً ڈیڑھ ہزار احمدی جماعت احمدیہ سے الگ ہو چکے ہیں۔ اور تین ہزار اشخاص جو قادیان میں بیعت کرنے کے لئے آئے۔ احراری دفتر کی وجہ سے بغیر بیعت کئے واپس چلے گئے۔ اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ آجتک اتنی بڑی کامیابی کو احراری چوکی کے انچارج نے پردہ راز میں کیوں رکھا۔ کیا اس لئے کہ جب وہ احراری جنہوں نے ہر قسم کی آمدنی پر خود قبضہ جما رکھا تھا۔ اور جو نہایت سختی کے ساتھ احرار کے تبلیغی دفتر قادیان سے حساب فہمی کا مطالبہ کرتے رہتے تھے۔ جب راستہ سے ہٹ جائیں گے۔ تب اس کارنامہ کو پیش کرکے خود لوگوں سے روپیہ بٹورا جائیگا اور اب جبکہ ایسے بہت سے احراری گرفتار ہو گئے ملا عنایت اللہ کو اسی وجہ سے اپنے نام روپیہ منگانے اور اس قسم کے ادعا کرنے کی جرأت پیدا ہوئی ہے۔ اگر یہ وجہ نہیں۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ جب "شہباز" کا علمہ اخبار "احسان" میں بالکل تباہی اور مفتوحی فہرستیں احمدیت سے تائب ہونے والوں کی شائع کرتا رہتا تھا۔ جن کی وجہ سے اسے بے حد نادم اور شرمندہ بھی ہونا پڑا۔ بلکہ ایک موقعہ پر تو نہایت ذلت کے ساتھ معذرت بھی کرنی پڑی۔ اس وقت ان ڈیڑھ ہزار اور تین ہزار لوگوں کے نام کیوں شائع نہ کر دیئے گئے۔ اور کیوں پبلک کو یہ نہ بتایا گیا۔ کہ احرار کو اتنی بڑی کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ اس وقت اگر کسی وجہ سے نام شائع نہیں کئے جا سکے۔ تو احرار کی تبلیغی چوکی میں تو ان کی فہرست ضرور ہوگی۔ کیا اب وہ اسے شائع کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ یہی بات ملا عنایت اللہ کے ادعا کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کافی ہے اس کے متعلق ہم "شہباز" سے بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور ملا عنایت اللہ سے ان لوگوں کی فہرست لے کر شائع کرے۔ لیکن اگر اسے اس میں کامیابی نہ ہو۔ اور قطعاً نہیں ہو سکے گی۔ تو پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دروغگوئی کے جرم میں وہ بھی برابر کا شریک ہے:۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند روایات

(۲)

درگزر

مولوی محب الرحمٰن صاحب نے خاکسار سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مکان کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے تھا۔ مسجد اقصیٰ کی سیڑھیوں سے جب حضور اترنے لگے۔ تو حضور کا کوٹ جو لمبا تھا میرے پاؤں کے نیچے آ گیا۔ مجھے اس کا علم نہ ہوا۔ حضور ٹھہر گئے۔ اور کچھ دیر ٹھہرے رہے اتفاقاً میری نظر اپنے پاؤں پر پڑی۔ تو میں نے فوراً پاؤں ہٹائے۔ اور بہت شرمندہ ہوا۔ مگر حضور نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اور آدمی بھی تھے۔ جو حضور کے ٹھہرنے کی وجہ سے ٹھہرے۔ اور حیران تھے کہ حضور کھڑے کیوں ہو گئے

احیائے اسلام کی تڑپ

میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل نے خاکسار سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں فروکش تھے۔ فرمانے لگے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اگر وفات مسیح علیہ السلام کا کوئی نیا ثبوت ملے تو آپ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے علیحدگی میں چار گھنٹہ تک اس مسئلہ پر غور کیا اور تھک گیا لیکن ہمارے مرزا کا یہ حال ہے۔ کہ کئی سال سے اس مسئلہ پر غور فرما رہے ہیں مگر اکتاتے نہیں ؛

پھر آپ نے یہ واقعہ سنایا کہ قادیان میں جب طاعون کا زور ہوا تو حضور نے ہم سب کو فرمایا۔ کہ ہمارے مکان کے اندر آ جاؤ۔ اس مکان کے لئے اللہ تعالےٰ نے طاعون سے محفوظ رکھنے کا خاص طور پر وعدہ فرمایا ہے چنانچہ ہم بہت سے خاندان اندر چلے گئے۔ اور بانس لگا کر اور اوپر کپڑے ڈال کر علیحدہ علیحدہ پردے کر لئے۔ میرے اور حضرت اقدس کے درمیان صرف ایک چادر کا پردہ تھا۔ آدھی رات کے بعد جبکہ میں فرش پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنی چارپائی پر ہی تہجد کی نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے سنا۔ کہ حضرت اقدس نے حضرت ام المومنین کو جگایا اور فرمایا اس وقت ہمیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا ایک نیا ثبوت ملا ہے۔ قریباً آدھ گھنٹہ حضور نے اس پر تقریر فرمائی۔ حضرت ام المومنینؓ کو نیند آئی ہوئی تھی۔ ہاں ہاں کرتے رہے۔ آخر میں عرض کیا حضور ایک دفعہ سنا گئے دو دفعہ سنا گئے آخر کوئی انتہا بھی ہے۔ فرمایا جب تک میں اس مسئلہ کو پیس نہیں لوں گا تب تک نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اسلام کی اس کی وجہ سے بڑی ہتک ہوئی ہے ؛

جانوروں پر شفقت

ایک دفعہ حضور کچھ لکھنے میں مشغول تھے پاس دودھ پڑا تھا بلی آئی اور پی گئی۔ دوسرے دن اسی وقت پھر آپ لکھ رہے تھے۔ مگر دودھ پاس نہیں تھا بلی نے آکر آپ کے پاؤں پر پنجہ مارنا شروع کیا۔ گویا وہ دودھ مانگتی تھی۔ حضور نے اندر آواز دے کر فرمایا بلی کے لئے دودھ لاؤ۔ اور فرمایا دیکھو اس نے اپنی طرف سے پیار کیا ہے۔ مگر میرے پاؤں کو چھیل دیا ہے ؛

خدام سے ہمدردی

ملک غلام حسین صاحب نے جو کئی سال تک حضور علیہ السلام کے ہاں بطور خادم رہے بیان کیا کہ میرا ایک لڑکا عبدالغنی تھا جس کی عمر ۲½ سال کی تھی۔ اسے کسی چیز نے ڈسا میری بیوی اسے اٹھا کر حضرت ام المومنین کے پاس لے گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا معلوم ہوتا ہے۔ اسے سانپ ڈس گیا ہے۔ فوراً مولوی صاحب کو بلاؤ۔ مولوی صاحب تشریف لائے۔ علاج شروع کیا۔ مگر دوسرے دن تکلیف بڑھ گئی حتیٰ کہ لڑکا بیہوش ہو گیا۔ حضرت صاحب نے پھر مولوی صاحب کو بلانے کا حکم دیا۔ مولوی صاحب نے علیحدہ کھڑے ہو کر کہا حضور لڑکے کا بچنا محال ہے۔ میری بیوی سمجھ گئی۔ اور اس نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ اور بڑا شور مچایا۔ دوسرے دن لڑکا واقعی فوت ہو گیا۔ چونکہ ہم پہلے شیعہ تھے رونے پیٹنے کی بہت عادت تھی میری بیوی نے زور زور سے چھاتی پیٹنا شروع کر دی۔ اور خوب شور مچایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا صبر کرو خدا کی چیز تھی اس نے لے لی۔ اب رونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پھر حضور اندر سے کفن لائے۔ کفنانے کے بعد میں نے بچے کو اٹھایا اور قبرستان کو چلا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے مہمان ساتھ تھے۔ رستہ میں حضرت اقدس نے بچہ کو اٹھا لیا۔ جہاں اب عورتوں کا جلسہ گاہ ہے۔ وہاں حضور نے جنازہ پڑھا پھر کھڑے ہو کر ولنبلونکم بشیء من الخوف و الجوع الآیۃ پڑھ کر اس کا ترجمہ کیا اور فرمایا میاں غلام حسین آپ جانتے ہیں کہ صلوٰۃ اللہ تعالےٰ نبیوں پر بھیجتا ہے اور یہاں لکھا ہے کہ جو لوگ صبر کریں گے اللہ ان کو صلوٰۃ اور درود سے نوازیگا آپ کو صبر کرنا چاہیئے۔ بچے کو دفن کر کے گھر آکر میری بیوی کو بھی یہی وعظ فرمایا میں نے بیوی سے کہا اب معافی مانگو اور آئندہ ایسا کبھی نہ کرنا

خدام کی دلجوئی

ڈاکٹر علم الدین صاحب کنہ کڑیانوالہ ضلع گجرات نے خاکسار سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ پانچ سات صفحے کی ایک کاپی اندر سے آئی۔ حضور نے کسی مولوی صاحب کو کہا کہ پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ حضور نے فرمایا اگر کوئی بات قابل اصلاح ہو تو بتاتے جانا۔ عام لوگ تو بول پڑتے تھے مگر حضرت مولوی نور الدین صاحب کو میں نے دیکھا سب سے پیچھے تشریف فرما تھے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بلاتے تو بولتے ورنہ سر نیچا کر کے سنتے رہتے مجھے یاد ہے ایک شخص نے عرض کیا۔ حضور اس مقام پر فلاں حدیث ہونی چاہیئے۔ فرمایا ہاں ضرور ہونی چاہیئے اور پڑھنے والے سے کہا کہ حاشیہ پر نوٹ کر لو۔ ابھی چند ہی سطریں آگے پڑھی تھیں کہ وہ حدیث آ گئی۔ ایسا موقعہ میری موجودگی میں تین چار دفعہ پیش آیا۔ کہ کوئی نہ کوئی مولوی صاحب بولتے اور عرض کرتے کہ حضور اس جگہ فلاں بات کا اضافہ ہونا چاہیئے حضور پڑھنے والے کو نوٹ کرنے کا حکم دے دیتے۔ مگر آگے وہی بات آجاتی ؛

اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ یا تو حضرت اقدس احباب کی حد سے زیادہ دلجوئی کرتے ہیں۔ اور یا آپ کو علم ہی نہیں ہوتا۔ کہ میں کیا لکھ رہا ہوں جو کچھ اللہ تعالےٰ لکھاتا لکھتے جاتے ؛

خاکسار عبدالقادر مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کارکن صیغہ تصنیف

رؤیتِ باری تعالیٰ کس طرح ہوگی

چند دن ہوئے۔ استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے مدرسہ احمدیہ میں رؤیتِ باری تعالیٰ کے موضوع پر نہایت لطیف تقریر فرمائی۔ اس وقت خاکسار نے کچھ نوٹ لئے تھے۔ جنہیں مرتب کرکے پیش کر رہا ہوں۔ خاکسار عبدالکریم شرما۔ مولوی فاضل۔

رؤیت الٰہی کے منکر

اہلِ سنت۔ اور اہلِ تشیع مسلمانوں کے دو بڑے بڑے فرقے ہیں۔ ان میں جہاں اور کئی باتوں میں اختلاف ہے۔ وہاں رؤیتِ باری تعالےٰ میں بھی اختلاف ہے شیعہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا دیدار کسی کو بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اہلِ سنت والجماعت کا یہ کہنا کہ قیامت کے روز دیدارِ الٰہی ہوگا یہ ان کا محض وہم ہے۔ خود اہلِ سنت والجماعت کا ایک فرقہ معتزلی جو اس زمانہ میں نیچری کہلاتے ہیں۔ رؤیتِ باری تعالےٰ کے منکر ہیں۔

رؤیت الٰہی کا ثبوت

مگر قرآن شریف اور احادیث پر غور کرنے سے ہمیں رؤیتِ باری تعالےٰ کا ثبوت ملتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَۃٌ کہ اس دن کچھ چہرے رونق والے ہوں گے۔ اور وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

حدیث میں بھی آتا ہے۔ کہ حشر میں اللہ تعالےٰ لوگوں سے فرمائے گا۔ کہ تم جس کی عبادت کرتے تھے۔ اس کے پیچھے چلو۔ چنانچہ سورج پرست ایک طرف چلے جائیں گے۔ ستارہ پرست ایک طرف۔ آتش پرست ایک طرف۔ اور بُت پرست ایک طرف چلے جائیں گے۔ مگر کچھ لوگ وہیں کھڑے رہیں گے۔ ان کو اللہ تعالےٰ مخاطب کرکے فرمائے گا۔ تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ تم وہاں چلے جاؤ۔ مگر وہ حکم بجا لانے میں کچھ تامل کریں گے پھر اللہ ایک شکل اختیار کرکے ان کے سامنے آئے گا۔ اس وقت سب اس کا حکم مانیں گے۔ اور اسے دیکھ کر سجدہ میں گر جائیں گے۔ جو لوگ دُنیا میں اس کی عبادت نہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے۔ مگر سجدہ نہ کر سکیں گے۔

ترمذی شریف میں آتا ہے۔ کہ اہلِ جنت کو جنت میں سب کچھ ملنے کے بعد خدا تعالےٰ ان سے کہے گا۔ کہ تم نے جن نعمتوں کو حاصل کیا ہے۔ کیا ان سے بڑھ کر تم کو دُوں؟ وہ کہیں گے کہ ہر قسم کی نعمت ہم کو مل گئی۔ اور ہر طرح کا آرام یہاں میسر ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمیں کیا ملے گا۔ تب اللہ تعالےٰ ان کو اپنا چہرہ دکھائے گا۔ اور وہ ان کو دیکھ کر بہت لطف اندوز ہوں گے۔

عقلی پہلو سے رؤیت الٰہی میں اشکال

ان احادیث اور آیات سے رؤیتِ باری تعالےٰ ثابت ہے۔ مگر اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ اور وہ عقلی پہلو ہے۔ کہ جس چیز کو ہم دیکھتے ہیں۔ اس کی جہات ضرور ہوتی ہیں یعنی دایاں۔ بایاں۔ آگے۔ پیچھے۔ اور اوپر نیچے۔ یہ جہات ستہ ہر چیز کو ضرور گھیرے ہوئے ہوں گی۔ مگر اہلِ سنت والجماعت کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جہاتِ ستہ سے بے نیاز ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان جہات میں ہو یعنے اس کا دایاں۔ بایاں۔ فوق اور تحت پایا جائے۔ تو وہ محدود ہوگا۔ اور ہر جگہ نہ ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم کسی چیز کو اسی وقت دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ اس میں طول۔ عرض۔ عمق اور رنگ روپ ہو۔ ورنہ نہیں۔ اس لئے عقلاً ہم خدا تعالےٰ کی رؤیت کے قائل ہوں۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ طول۔ عرض۔ عمق۔ اور رنگ رکھتا ہے مگر چونکہ ان میں سے کسی چیز کا بھی خدا تعالےٰ سے تعلق نہیں۔ اس لئے عقلاً اس کا دیکھا جانا ناممکن ہے۔

شرعی لحاظ سے اشکال

پھر شرعی لحاظ سے بھی یہی ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کو دیکھ نہیں سکتے۔ حدیث میں آتا ہے۔ بین الناس و بین ان ینظروا اللہ تعالےٰ رداء الکبریاء۔ کہ کبریائی کی ایک چادر ہے۔ جو انسان اور خدا تعالےٰ کے درمیان حائل ہے۔ اس وجہ سے وہ نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ اس میں کبریائی ہے۔ اگر ایک سیکنڈ کے لئے بھی وہ کسی کو نظر آجائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ کبریائی کی چادر اس سے ہٹ گئی۔ اور یہ ایک بڑا نقص ہے کہ اس کی بڑائی اور کبریائی کی چادر اس سے چھن جائے۔

پھر قرآن شریف میں آتا ہے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔ کہ یہ بصارتیں اور بینائیاں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ ہاں وہ ابصار کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ لطیف ہے۔ قرآن مجید کا اسلوب بیان یہ ہے کہ آیات کے آخر میں جو صفات باری آتی ہیں۔ ان سے یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ مضمون ان صفات کو مدنظر رکھ کر حل ہو سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری آنکھیں سب چیزوں کا ادراک کر لیتی ہیں۔ مگر اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتیں۔ ہاں آئینہ سامنے رکھ کر اپنا عکس دیکھ سکتی ہیں۔ مگر اپنی اصلی شکل پھر بھی نہیں دیکھ سکتیں۔

پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ خدا تعالےٰ کو ہماری بصیرتیں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر وہ ان بینائیوں کو بھی دیکھتا ہے۔ جو کہ خود اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ خدا تعالےٰ ان بصارتوں کو جانتا ہے۔ یعنی وہ ان کی کیفیت اور ماہیت جانتا ہے اور اس کی دلیل یہ دی ہے۔ کہ وھو اللطیف الخبیر۔ یعنی آنکھیں اس کو کیوں نہیں دیکھ سکتیں۔ اس لئے کہ وہ لطیف ہے۔ اور وہ بصارتوں کی ماہیت اور کیفیت سے کیوں واقف ہے۔ اس لئے کہ وہ خبیر ہے۔

لطیف۔ لطف۔ یلطف۔ لطافۃً سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ایسا دقیق اور باریک ہونے کے ہیں۔ جو دوسرے حواس سے معلوم نہ ہو سکے۔ پس وہ اپنے لطیف ہونے کی وجہ سے دوسروں کو نظر نہیں آتا۔ ہاں وہ بینائیوں کے حالات کو جانتا ہے۔ اور وہ دوسروں کو دیکھتا ہے بوجہ خبیر ہونے کے۔ اور وہ دوسروں کو نظر نہیں آتا۔ بسبب لطیف ہونے کے اگر کوئی ایسا زمانہ آئے۔ کہ وہ دیکھ نہ سکے۔ تو وہ خبیر نہ رہے گا۔ اسی طرح اگر کسی وقت کوئی نظر اس کو دیکھ لے۔ تو اس دعوے کی بنیاد ٹوٹ جائے گی۔ کہ وہ لطیف ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ انسان اس دُنیا میں خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔ مگر اگلے جہان میں اس کو ایسی آنکھیں ملیں گی۔ جو خدا تعالےٰ کو دیکھ سکیں گی مگر یہ بالکل غلط ہے۔ اور عدم تدبّر کا نتیجہ۔ کیونکہ قرآن شریف خدا تعالےٰ کے دیکھے جانے میں انسان کی بینائی کا قصور نہیں بتاتا۔ بلکہ یہ فرماتا ہے۔ کہ تمہاری آنکھیں اس لئے نہیں دیکھ سکتیں۔ کہ وہ لطیف ہے۔

پس خدا تعالےٰ کو نہ دیکھنے کی وجہ اس کا لطیف ہونا ہے۔ نہ کہ ہماری آنکھوں کا قصور۔ اور جب تک وہ لطیف ہے۔ ہم اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ خواہ ہماری بینائی ہزار گنا زیادہ بڑھ جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ غلط ہے کہ اگلے جہان میں ہماری آنکھیں اسے دیکھ لیں گی۔ کیونکہ دکھائی دینے کے درمیان اس کی کبریائی کی چادر اور لطیف ہونے کی صفت حائل ہے۔ اور یہ صفات اس سے کسی صورت میں بھی جدا نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ کل یوم ھوفی شان وہ اپنی صفات میں ہر وقت ایک جیسا ہے۔

صحیح صورت کونسی ہے

اب دونوں قسم کی احادیث اور آیات ہمارے سامنے ہیں۔ ہم نے ان میں تطابق پیدا کرنا ہے۔ اور دیکھنا ہے۔ کہ صحیح صورت کونسی ہے بات یہ ہے کہ رؤیت والی احادیث بھی صحیح اور درست ہیں۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ وہ اپنی اصلی شکل میں کسی کو نظر نہیں آسکتا۔ ہاں مثالی رنگ میں نظر آسکتا ہے۔ اور اسی رنگ میں وہ قیامت کے دن ہمیں نظر آئے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کئی جگہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ مثالی رنگ میں نظر آئے پس ہمارا یہی مذہب ہونا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ قیامت کے دن ہمیں اپنا دیدار ضرور کرائے گا۔ مگر مثالی رنگ میں نہ کہ اپنی اصلی صورت میں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے واٰتٰکم من کل ما سالتموہ۔ کہ ہر چیز جس کا تقاضا انسان کی طبیعت میں ہے۔ مَیں نے اسے اس کے لئے مہیا کیا ہے۔ چنانچہ اس نے انسان کے لئے روشنی ہوا کھانا پینا سب ضروریات جن کی حاجت اس کے وجود کو تھی پیدا کر دیں۔ غرض کوئی انسانی خواہش نہیں خواہ وہ جسمانی ہو یا روحانی جس کو پورا کرنے کا خدا تعالےٰ نے ذمہ نہ لیا ہو۔ انسان میں جہاں اور کئی روحانی تقاضے ہیں وہاں اللہ تعالےٰ نے ایک تقاضا رؤیت باری تعالےٰ کا بھی رکھا ہے۔ صحیح فطرت رکھنے والے انسان کو ہر وقت یہی دھن لگی رہتی ہے۔ کہ کسی طرح اسے اللہ تعالےٰ کا دیدار نصیب ہو۔ اب اگر اللہ تعالےٰ انسان کے اس تقاضا اور خواہش کو پورا نہ فرمائے۔ اور اپنی ذات اسے دکھا کر اس کی تسلی نہ کرے تو یہ اٰتٰکم من کل ما سالتموہ کے خلاف ہوگا۔ پس وہ انسان کو ضرور اپنا چہرہ دکھائے گا۔ مگر مثالی رنگ میں۔ اور ان احادیث کا مطلب یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ قیامت کے دن مثالی رنگ میں نظر آئے گا۔ لوگ اس تمثیلی وجود کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے کیونکہ وہ تمام خوبصورتوں سے بڑھ کر خوبصورت اور تمام حسینوں سے بڑھ کر حسین ہوگا۔

ایک سوال کا جواب

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ یہ تو بناوٹ ہوگی کہ وہ اپنی اصلی شکل میں نہیں بلکہ تمثیلی رنگ میں نظر آئے۔ اور اس سے ہم کس طرح خوش ہو سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام سے باتیں کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ حضور اپنے اصلی وجود کے ساتھ ہمیں نہیں ملتے۔ پھر بھی ہم جاگ کر اور معلوم کر کے کہ یہ خواب تھا پھر بھی خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں الحمدللہ ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ اور ہم کو یقین ہو جاتا ہے کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا ہے۔ اور ساری عمر اس نظارہ سے لذت اٹھاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں علم ہوتا ہے۔ کہ وہ حقیقی نظارہ نہ تھا۔ بلکہ قوت مصورہ نے ہمیں یہ نظارہ دکھایا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم اس زیارت پر فخر محسوس کرتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں اور واقف کاروں کو سناتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ تمثیلی رنگ میں ہمیں نظر آئے گا۔ مگر ہمیں یقین ہوگا۔ کہ وہ واقعی ہمارا خدا ہے۔ اور ہم اس کی رؤیت سے اسی طرح خوشی محسوس کریں گے جس طرح حقیقت کو دیکھ کر خوشی محسوس ہو سکتی ہے۔

دراصل خوشی خیال کی پختگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ فرض کرو کسی کا ایک بھائی تھا جو اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی گھر سے چلا گیا جب وہ بڑا ہوا تو اس کو اس کے ماں باپ نے بتایا۔ کہ تیرا ایک بھائی تھا جو مدت سے غائب ہے اور سنا ہے کہ وہ افریقہ چلا گیا ہے۔ اور وہاں تجارت کر کے بڑا مالدار بن گیا ہے اس کے بعد جب اس کے والدین بھی فوت ہو گئے تو اسے خط ملا کہ میں تیرا بھائی ہوں۔ میں افریقہ چلا گیا تھا اب میں اتنی مدت کے بعد تجھے ملنے کے لئے ہندوستان آرہا ہوں۔ لیکن دراصل یہ خط لکھنے والا کوئی اور شخص ہو اس کا بھائی نہ ہو۔ وہ یہ خط کو پڑھ کر سیدھا سٹیشن پر جائیگا اور اس شخص کو اپنے ساتھ لے آئیگا اور اس کی خوب خدمت کرے گا۔ اور اسے ویسی ہی خوشی ہوگی جیسی حقیقی بھائی سے ملنے سے ہوتی چاہیئے کیونکہ وہ اسے اپنا حقیقی بھائی سمجھیگا۔ حالانکہ وہ اس کا حقیقی بھائی نہیں ہوگا۔ یہاں خوشی حقیقت اخوت سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ خیال اخوت سے پیدا ہوئی۔ لیکن اگر بغیر اطلاع کے اس کا حقیقی بھائی اسٹیشن پر آجائے اور یہ اسے دیکھے اور ملے مگر چونکہ یہ اسے اپنا بھائی نہیں سمجھتا بلکہ غیر سمجھتا ہے۔ اس لئے اس کو اس کے ملنے سے قطعاً خوشی نہ ہوگی۔ پس معلوم ہوا کہ رشتہ کی خوشی اس خیال پر مبنی ہے کہ یہ ہمارا رشتہ دار ہے نہ کہ حقیقت رشتہ کی وجہ سے

رؤیت الٰہی مثالی رنگ میں ہوگی

چونکہ ہمیں یہ جذبہ ہے کہ ہم اپنے خالق کو دیکھیں۔ اللہ تعالےٰ اس فطرتی جذبہ کو پورا کرنے کے لئے مثالی وجود میں ظاہر ہوگا۔ اور ہم اس کو دیکھ کر خوشی محسوس کریں گے۔ ورنہ اس کا حقیقی وجود اس نقص سے پاک ہے۔ کہ وہ دیکھا جا سکے۔ کیونکہ اس کی کبریائی روک ہے اس کے دیکھے جانے میں۔ اور اس کا لطیف ہونا مانع ہے اس کی رؤیت میں۔

پس وہ اٰتٰکم من کل ما سالتموہ کے وعدہ کے مطابق ہم کو اپنی شکل تمثیلی رنگ میں دکھا کر ہماری تسلی کریگا کیونکہ بغیر آنکھ دیکھے انسان کو وہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی جو دیکھنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام کسی کے پاس آتے ہیں تو مثالی وجود میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک رُوح ہے وہ ہماری طرح جسمانی وجود نہیں ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ چنانچہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم صدیقہ کے پاس انہیں لڑکے کی بشارت دینے آئے تو بشراً سویاً بن کر آئے۔ ورنہ حضرت مریم صدیقہ کو یقین نہیں آسکتا تھا۔ جب تک کہ وہ ان کی طرح جسمانی وجود میں متمثل ہو کر نہ آتے۔ اسی طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام غار حرا میں انسانی شکل میں آئے۔ اور آپ کے ساتھ معانقہ کیا۔ کیونکہ کامل یقین پیدا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ جسمانی حالت میں متمثل ہو کر آتے ورنہ انسان محض خیالات پر کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اور نہ دل کا اطمینان اور تسلی حاصل کر سکتا ہے۔

پس ہماری فطرتی خواہش تبھی پوری ہوگی کہ ہم اللہ تعالےٰ کو اپنے سامنے دیکھیں۔ لیکن وہ اپنی اصلی شکل میں دیکھا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ وہ لطیف ہے۔ پس نہ ہم شیعوں کی طرح ہیں جو رؤیت باری کے بالکل قائل ہی نہیں۔ اور نہ اہل سنت والجماعت کے عوام کی طرح ہیں جو خدا تعالےٰ کو اس کی اصلی حالت میں دکھائی دینے کے قائل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

مسلمانوں ہندوؤں سکھوں اور عیسائی معززین کی عقیدت مندانہ تقریریں

چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا

چک ۳۳ جنوبی میں زیر صدارت میاں کرم الدین صاحب سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ جس میں چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے باجوہ مجاہد تحریک جدید نے تقریباً دو گھنٹہ سوانح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا

خاکسار چوہدری محمد عالم

بانکوڑا

یکم اکتوبر ایک پرائیویٹ مکان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو دعوت دے کر سیرت النبی کا جلسہ کیا گیا جس میں قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ نیز بنگلہ زبان میں ایک ہزار ٹریکٹ جماعت ہذا نے چھپوایا جس کو سارے شہر میں قمر صاحب نے تقسیم کیا اس ٹریکٹ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کے دس عالمگیر اصول لکھے گئے تھے۔

خاکسار۔ محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بانکوڑا

کوئٹہ

سیرۃ النبی کا جلسہ یکم اکتوبر میکماہن پارک میں منعقد ہوا۔ صدر جلسہ جناب لالہ خوشی رام صاحب وکیل تھے۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد جناب ملک کرم الٰہی صاحب وکیل نے جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ کی غرض و غائت بیان کی۔ اس کے بعد گیانی نرندر سنگھ صاحب سوز نے پنجابی زبان میں نہائت مؤثر تقریر کی۔ جس میں آپ نے بیان کیا۔ کہ اسلام کی منجملہ اور بہت سی تعلیمات کے نکاح بیوگان اور انسداد سود کے متعلق احکام ایسے ہیں جن کی خوبیاں آج دنیا پر ظاہر ہو رہی ہیں۔ پھر ڈاکٹر پی این دیوان صاحب نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اظہار عقیدت کیا۔ بعد ازاں

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریباً پون گھنٹہ نہائت مؤثر پیرایہ میں وہ اصول بیان فرمائے۔ جو اسلام نے امن عالم کے متعلق پیش کئے ہیں۔ آخر میں صدر صاحب نے مقررین کی تقاریر پر ریویو کرتے ہوئے مختلف اقوام میں مذہبی رواداری پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کی۔

اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر "ہمارا رسول" اور "پیغام صلح" کا انگریزی اور گورمکھی ترجمہ حاضرین میں تقسیم کئے گئے۔

خاکسار بشیر احمد۔ ایم۔ اے

لجنہ اماء اللہ سنور

سیرۃ النبی کا جلسہ یکم اکتوبر زیر صدارت استانی صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد بعض بہنوں نے سیرت پر مضمون پڑھ کر سنائے۔ غیر احمدی مستورات بھی کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔ اور ان میں سے بھی بعض نے نظمیں پڑھیں۔

عاجزہ امۃ القدیر سیکرٹری لجنہ

گولیکی ضلع گجرات

یکم اکتوبر جامع مسجد احمدیہ گولیکی ضلع گجرات میں زیر صدارت چوہدری سردار خاں صاحب سیرت النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ غیر احمدی احباب کافی تعداد میں تشریف لائے۔ تلاوت اور نعت کے بعد قریشی محمد عالم صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور فضائل حسنہ پر تقریر کی۔ جو حاضرین نے نہائت شوق سے سنی۔

خاکسار پیر محمد عبداللہ از گولیکی

کنانور

چونکہ یکم اکتوبر کو یہاں کنانور میں بعض وجوہات سے یوم النبی نہ منایا جا سکا۔ اس

لئے جلسہ سیرت النبی ۸ اکتوبر کو "کرتوا" نامی ایک گاؤں میں وہاں کے سکول ہال میں زیر صدارت شریمان اننتان ہیڈ ماسٹر وادھا مور ڈل سکول منعقد ہوا۔ حاضرین میں زیادہ تعداد ہندوؤں کی تھی۔ پہلے مقامی انصار اللہ کے سیکرٹری میاں محمود احمد صاحب نے جلسہ کی غرض و غائت بیان کی۔ ازاں بعد صدر جلسہ نے ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت کو جتلایا۔ اور لوگوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کی اس کوشش کو سراہا اور کہا کہ اس جیسے جلسوں اور مختلف مذاہب کے لوگوں کی میل ملاپ سے دلوں میں سے تنفر دور ہوتا ہے اور اتحاد و یگانگت بڑھتی ہے۔ صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد محمود اور محمد حنیف دو احمدی لڑکوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیم اور امن کے اصول کے متعلق مختصر تقریریں کیں۔ اس کے بعد شریمان گروون اور شریمان اچیوتن جو ہندو ٹیچرز ہیں انہوں نے تقریریں کیں۔ اول الذکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خراج تحسین ادا کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیم کو بیان کر کے کہا کہ آپ سب مہاپرشوں سے افضل تھے۔ اور کہ ایسے مہاپرش کی یاد ہمیشہ تازہ ہوتی رہے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ رکھنے کے لئے دنیا مجبور ہے۔ کیونکہ آپ نے بے نظیر کام کیا ہے۔ اس کے بعد مولوی ابوالفضل محمود صاحب قادیانی اور

انصار اللہ کے سیکرٹری محمود احمد صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق مختصر تقریر کی مولوی ابوالفضل صاحب کی تقریر کو انصار اللہ کے سیکرٹری نے "ملیالم" زبان میں ترجمہ کر کے سنایا آخر میں صاحب صدر نے اپنی آخری تقریر کی۔ اور جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ خاکسار۔ حامد

بوگرا

احمدیہ ایسوسی ایشن بوگرا کے زیر اہتمام یکم اکتوبر کو تھا پسن ہال میں زیر صدارت مسٹر محمد حسین خاں ایم اے۔ آئی۔ پی سپرنٹنڈنٹ پولیس جلسہ سیرۃ النبی منایا گیا۔ مولوی محمد عابد علی صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی مولوی عبدالحسین صاحب بی۔ اے۔ بابو نرسین چندر داس گپتا۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل المعروف کانگرسی ورکر اور مولوی ابوبکر بی۔ اے نے تقریریں کیں۔ ہر ایک مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ کے کارناموں اور کیریکٹر کے مختلف پہلو بیان کئے۔ نرسین بابو نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارناموں کو بیان کر دینا ہی کافی نہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کا طریق یہ ہے کہ آپ کے اسوہ پر عمل کیا جائے۔ آخر میں صاحب صدر نے ایک برجستہ مختصر سی تقریر کی۔ حاضرین میں ہندو مسلم سرکاری و غیر سرکاری لوگ شامل تھے۔

رنگون

سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ رنگون ۹ اکتوبر کو لکھتے ہیں کہ یکم اکتوبر کو میاں محمد افضل صاحب کی صدارت میں جماعت احمدیہ رنگون کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ عبدالغنی صاحب یو آنگ ٹن صاحب اور میاں محمد ابراہیم صاحب نے انگریزی میں۔ اور مولوی اے۔ کے نسیم صاحب مولوی فاضل احمدیہ مبلغ برما نے اردو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر قیمتی تقریریں کیں اور جلسہ دو گھنٹے کے بعد ختم ہوا۔ ہم تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں

دعائے مغفرت

میری بیوی جو بچہ کی پیدائش کے بعد بیمار ہو گئی تھی۔ اور اسی بیماری میں قریباً ڈیڑھ سال تک بیمار رہی ۱۱ ماہ اکتوبر کو مجھے۔ اور اپنے چھوٹے بچوں اور والدین کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ سے جا ملی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھی اس لئے بذریعہ لاری ۱۲ اکتوبر صبح ۶ بجے نعش کو قادیان دارالامان میں لے جایا گیا۔ اور ۱۰ بجے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ مرحومہ کے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کی صحت۔ تندرستی۔ اور خادم دین بننے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ اور مرحومہ کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم فقیر احمد خاں جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات

وائسرائے کا اعلان اور کانگرسی لیڈروں کے بیانات

وائسرائے کے ہند نے حال میں جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے وار دہا سے یہ بیان جاری کیا ہے۔ کہ یہ انتہائی طور پر مایوس کن ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ کوئی اعلان کیا ہی نہ جاتا۔ اس سے واضح ہے۔ کہ لڑائی کر حکومت کی ڈیوائڈ کرو کی پالیسی بدستور جاری رہے گی میرا خیال ہے کانگرسی ہندوستان لڑائی میں برطانیہ کی امداد نہیں کر سکے گا جنگ کے آخر میں ایک اور کانفرنس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مگر میرا خیال ہے وہ بھی کامیاب نہ ہوگی کانگرس نے مطالبہ تو روٹی کا کیا تھا۔ مگر ملا اسے پتھر ہے۔ اسے پھر ایک دفعہ وادیٔ پرخار اور مصائب و مشکلات کے پہاڑوں سے گذرنا پڑے گا تا اپنے مقصد کے حصول کے لئے روحانی طاقت حاصل کر سکے عوام کو چاہئیے کہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا انتظار کریں۔

پنڈت جواہرلال صاحب نہرو اور مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو یہ ٹھکی جواب ہے۔ تو ہم دونوں کے رستے الگ الگ ہیں۔ اور دونوں میں اتفاق کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس بیان میں ہندوستان کی بین الاقوامی پوزیشن کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ آج تو زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے۔ بیس سال قبل بھی اس بیان کو نہایت فرسودہ خیال کیا جاتا۔ اس میں خود مختاری۔ آزادی اور جمہوریت کا کوئی ذکر نہیں۔ اس بات کے لئے کوئی دلیل نہیں دی گئی۔ کہ ہندوستان کو ایسے مقاصد کے لئے جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں جنگ میں کیوں دھکیلا جا رہا ہے۔ وائسرائے کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس جنگ کا مقصد برطانیہ کے مالی اور امپیریل نظام کو برقرار رکھنا ہے۔ ہندوستان وہیں ہے جہاں وہ پہلے تھا۔ نوآبادیاں بھی وہیں ہیں۔ جہاں تھیں۔ کیا ان حالات میں حکومت برطانیہ امید کر سکتی ہے کہ کوئی ہندوستانی اس سے تعاون کرے گا۔ کانگرس نے دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا تھا اسے برطانیہ نے ٹھکرا دیا ہے۔ ہم ابھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارا آئندہ قدم کیا ہوگا۔ مگر یہ مرحلہ نہایت تشویشناک ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہم ڈسپلن کے ماتحت ہو کر ہمت اور دانشمندی سے کام کریں صدر کانگرس بابو راجندر پرشاد نے اس کے متعلق فی الحال کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ مسٹر بوس نے کہا کہ یہ اعلان ہماری پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور اس سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے جو پوزیشن اختیار کی تھی صحیح تھی جو لوگ ایک نئے دور کے آغاز کے منتظر تھے۔ اب وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اس جواب پر غور کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۲ اکتوبر کو واردہا میں منعقد ہو رہا ہے۔ الہ آباد کی ایک خبر ہے۔ کہ ہائی کمانڈ نے کانگرسی وزارتوں کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ قلیل نوٹس پر مستعفی ہونے کو تیار رہیں۔ کسان ڈے کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے اس اعلان سے قبل پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ اگر ہمارے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو ممکن ہے گورنمنٹ سے ہماری ٹکر ہو جائے۔

کیا کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو جائیں گی

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ وائسرائے کے اعلان کے بعد کانگرسی حلقوں میں بڑی سرگرمی کا اظہار دیکھنے میں آرہا ہے۔ کانگرس ہائی کمان کے ارکان کے درمیان ٹیلیفون کے ذریعہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ واردہا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد تمام کانگرسی صوبوں میں وزارتیں مستعفی ہو جائیں گی ایک سرکردہ کانگرسی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ وائسرائے کے اعلان کی روشنی میں وزارتوں کا مستعفی ہو جانا یقینی اور لابدی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانگرسی صوبوں کی اسمبلیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وائسرائے کے اعلان پر عدم اطمینان کے اظہار کا ریزولیوشن

پاس کریں۔ نئی دہلی سے سول کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ وائسرائے ہند کے اعلان پر کانگرسی حلقوں کا ردعمل حوصلہ افزا نہیں ہے۔ لیکن سر دست اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ کانگرسی وزارتیں اس وقت سے پہلے مستعفی ہو جائیں گی۔ جب تک وائسرائے کے اعلان پر عام طور پر بحث نہ ہو جائے اور کانگرس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کے درمیان مزید مصالحتی بات چیت نہ ہو جائے۔ مزید گفت و شنید کے دروازے ابھی تک کھلے ہیں۔ اور جب وائسرائے ہند مجلس مشاورت کی تشکیل کے متعلق لیڈروں سے پھر ملاقاتیں شروع کریں گے تو تصفیہ کی نئی راہیں دریافت ہو سکیں گی کانگرس کے سخت مایوسی کے باوجود جو راستہ کھلا ہے وہ یہ ہے کہ وہ کامل غیر جانبداری اختیار کرے۔ یہ ایک ایسی صورت ہے۔ کہ اس پر اسی حالت میں عمل ہو سکتا ہے جب کہ گورنروں کو جنگ کا پروگرام جاری رکھنے کی مکمل اجازت دیدی جائے اور اس دوران میں مزید سمجھوتہ کی کوشش کی جائے۔ بہرحال اگر کانگرس نے کامل علیحدگی اختیار کر لی تو پہلے تو گورنر صاحبان متبادل وزارتیں بنانے کی کوشش کریں گے اور اگر یہ نہ ہو سکا تو آئین کو ایک اعلان کے ذریعہ معطل کر دیا جائے گا۔ تاہم کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے کا ابھی امکان نہیں۔ اگرچہ یہ خیال بالکل ترک بھی نہیں کیا گیا۔

کانگرسیوں کو رخت سفر باندھ کر تیار ہو جانا چاہئیے

لکھنؤ ۲۱ اکتوبر۔ اخبار نیشنل ہیرالڈ کے لیڈنگ آرٹیکل میں پنڈت جواہرلال نہرو نے ایک مضمون کے دوران میں لکھا ہے حالات خواہ کوئی صورت اختیار کریں۔ ہمارا راستہ صاف ہے اور ہمیں رخت سفر باندھ کر چلنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئیے۔ ایک تجربہ کار سپاہی جانتا ہے کہ منزل مقصود کی طرف تیزی سے بڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ سامان تھوڑا ہو۔ ہم اپنے راستہ پر چلیں گے جو بالکل سیدھا ہے اور جس پر چلنے سے کسی کو افسوس نہیں ہو سکتا۔ ہاؤس آف کامنز میں لارڈ زٹلینڈ نے جو تقریر کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کی مشکلات کی اصلی وجہ ہندوستانیوں کے فرقہ وارانہ جھگڑے ہیں۔ ہم اس مشکل سے پہلے ہی آگاہ ہیں اور اس کی وجہ سے پہلے ہی کافی نقصان اٹھا چکے ہیں۔ لیکن کیا برطانیہ یہ نہیں جانتا کہ اس میں اس کا حصہ کیا ہے اور اب اسے کیا کرنا چاہئیے۔ کیا برطانیہ نے ہمارے اختلافات کو گھٹانے کی کبھی کوشش کی ہے یا ان میں اضافہ ہی کیا ہے۔ چونکہ یہ تحریک اب فروغ حاصل کر رہی ہے اور نیشنلزم کا جذبہ ہندوستان میں ایک طاقت بن گیا ہے اس لئے فرقہ وارانہ اختلافات کا سہارا لیا جا رہا ہے۔

پنجابیوں اور گورکھوں سے ڈرنے والا عنصر

بمبئی ۲۱ اکتوبر۔ اپنے اخبار "ہری جن" میں گاندھی جی نے "اکثریت کی کہانی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں تحریر کیا ہے کہ خواہ مسلمانوں کو اقلیت تسلیم کیا جائے یا نہ ہر صورت میں ان کے یا کسی بھی دوسری قوم کے مذہبی مجلسی تمدنی اور سیاسی حقوق و مراعات کو ایک متبرک امانت تسلیم کیا جانا چاہئیے اور ان کی سخت حفاظت ہونی چاہئیے۔ یہ بھی واضح رہے کہ ہندوستان کی آزادی سے ان کے حقوق و مراعات کی حفاظت میں فرق نہیں پڑیگا بلکہ ان کی حفاظت موجودہ حالت سے بہتر طور پر ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہندوستان کے نمائندے آزادی کا چارٹ مرتب کریں گے تو اس وقت مسلمانوں اور دیگر حقیقی یا نام نہاد اقلیتوں کو بھی مؤثر نمائندگی حاصل ہوگی۔ اسی ضمن میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک لمحہ کے لئے اس بات کا تصور کیجئے کہ اگر انگریز معاً ہندوستان سے بوریا بستر باندھ کر بھاگ جائیں اور کوئی غیر ملکی حکومت نہ ہو تو کیا ہو۔ اغلباً یہ ہوگا کہ پنجابی ہندوستان پر چھا جائیں گے خواہ وہ مسلمان ہوں یا کوئی اور ہوں اور اس امر کا بھی بہت امکان ہے کہ گورکھے بھی پنجابیوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ پس اگر کسی عنصر کو ملک کے دیگر طاقتور عناصر سے ڈر ہو سکتا ہے اور اس وجہ سے کوئی ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم رہنے کا خواہاں ہو سکتا ہے تو وہ عنصر ان ہندوؤں اور دیگر لوگوں پر مشتمل ہو سکتا ہے جن کی نمائندگی کانگرس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم غیر ملکی واقعات

ترکی اور روس میں سمجھوتہ کی گفت وشنید کی ناکامی

ترکی کے وزیر اعظم نے ریپبلکین پارٹی کی پارلیمنٹری جماعت کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کا اظہار کیا۔ کہ روس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ اس گفت وشنید کی ناکامی کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ روس نے ہمارے سامنے اب کے بالکل نئی تجاویز پیش کیں۔ ان میں سے بعض ان وعدوں کے خلاف تھیں۔ جو ہم نے برطانیہ اور فرانس کے ساتھ کر رکھے ہیں۔ اور روس کو اس بات کا علم تھا۔ اس نے ترکی سے جو مطالبات کئے۔ وہ ہماری پالیسی سے مطابقت نہ رکھتے تھے۔ ہمیں حفاظت کی جو گارنٹیاں پیش کی گئیں۔ وہ ان وعدوں کے برابر تھیں۔ جن کا مطالبہ ہم سے کیا گیا۔ ہم درہ دانیال کے متعلق کسی ایسے سمجھوتہ پر رضامند نہیں تھے۔ جو ہمارے بین الاقوامی تعلقات پر اثر انداز نہ ہو۔ اور ان وجوہ سے یہ معاہدہ نہیں طے پا سکا۔ مگر اس کے باوجود روس کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت خوشگوار اور دوستی مضبوط بنیاد پر قائم ہے۔ روس کے ساتھ معاہدہ کی ناکامی کی خبر پاتے ہی جرمن سفیر مقیم انقرہ برلن روانہ ہو گیا۔ اس کی اس اچانک روانگی پر اظہار استعجاب کیا جا رہا ہے۔

دارالعوام میں وزیر اعظم کا ہفتہ وار بیان

وزیر اعظم انگلستان نے دارالعوام میں اپنا ہفتہ وار بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر کی تجاویز صلح کا جو جواب میں نے گذشتہ ہفتہ دیا تھا۔ اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ تمام غیر ممالک نے ہمارے فیصلہ کو سراہا ہے۔ اور جرمن پروپیگنڈا رائے عامہ کو اپنے حق میں کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس ہفتہ میں ہماری بحری طاقت کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن جرمنی ہماری تجارت کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ ۷۔ اکتوبر تک ہمارے تجارتی جہاز باقاعدہ آتے جاتے رہے۔ اور تجارت کو صرف ۵۔ فیصدی نقصان پہنچا۔ برطانوی افواج مغربی محاذ پر اپنی پوزیشنوں پر قائم ہو چکی ہیں۔ تمام افواج فرانسیسی کمانڈ کے ماتحت کام کر رہی ہیں۔ جرمن طیاروں نے ہمارے جہازوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ مگر اس میں انہیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔ ہمارے نقصانات کی جو تفصیل جرمنی سے براڈ کاسٹ کی جاتی ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ ہم بے بنیاد کامیابیوں کے اعلان سے دنیا کو دھوکا نہیں دینا چاہتے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ سکاٹ لینڈ پر حملے کے دوران میں ہم نے دشمن کے آٹھ جہاز تباہ کر دیئے۔ حالانکہ ہمارا صرف ایک کا نقصان ہوا۔ آپ نے رائل ایر فورس کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی وجہ سے ہمیں ہوائی مقابلہ کے پہلے ہی امتحان میں توقعات سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے لڑائی میں مارے جانے والے سپاہیوں کو خراج تحسین ادا کیا۔

لیبر پارٹی کی طرف سے ہندوستان کے مطالبہ کی حمایت

لنڈن ۲۱۔ اکتوبر برطانیہ کی پارلیمنٹری لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلے اور ڈپٹی لیڈر مسٹر گرین ووڈ نے وائسرائے کے اعلان سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس کے ذریعہ ہندوستان کے متعلق ملک معظم کی گورنمنٹ کے رویہ پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کے سیاسی مطالبہ کی پر زور حمایت کی ہے۔ بیان میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسائل کے متعلق مشکلات کا احساس رکھتی ہوئی بھی لیبر پارٹی ہمیشہ اس بات پر زور دیتی آئی ہے۔ کہ ہندوستان کے سیاسی مطالبات جلد از جلد پورے کئے جانے چاہئیں۔ جب ڈکٹیٹر شپ کے خلاف آزادی اور جمہوریت کی موجودہ جنگ شروع ہوئی تھی۔ تو ہندوستان نے اس کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس سے یہ امر پورے طور پر واضح ہو گیا تھا۔ کہ ہندوستانی عوام آزادی جمہوریت اور سیلف گورنمنٹ کے اصول کے زبردست حامی ہیں۔ اور قدرتی طور پر ان کی یہ خواہش ہے۔ کہ وہ ایک ایسے کاز میں اپنے صدق دلانہ اور رضاکارانہ تعاون پیش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ جسے وہ اپنا کاز سمجھتے ہیں۔ ہندوستان چاہتا ہے۔ کہ وہ اس پوزیشن میں ہو۔ کہ وہ اپنے تمام ذرائع کو ڈکٹیٹر شپ کے خلاف جمہوریت اور آزادی کی جنگ کی حمایت میں خرچ کر دے۔ تاکہ دنیا میں آزادی اور انصاف کا بول بالا ہو۔ پس اس مشترکہ کاز کے لئے انگلستان اور ہندوستان میں پورے طور پر تعاون پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کو ذمہ وار حکومت دی جائے تاکہ گورنمنٹ آف انڈیا اس مشترکہ کاز کے لئے اپنی قیمتی امداد دے سکے۔ اس مرحلہ پر انگلستان کا فرض تھا۔ کہ وہ فراخدلی سے ہندوستان کا مطالبہ منظور کرتا اور ہندوستان کو یقین دلا دیتا۔ کہ یورپ میں ڈکٹیٹر شپ کی شکست کا مطلب ہندوستان میں آزادی کے دور کا آغاز ہے۔

ترکی فرانس اور برطانیہ کے معاہدہ کی شرائط

لنڈن ۱۹۔ اکتوبر۔ انگلستان فرانس اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ شائع کر دیا گیا ہے۔ معاہدہ نو دفعات پر مشتمل ہے۔ (۱) اگر ترکی پر کسی نے حملہ کیا تو برطانیہ اور فرانس اس کی امداد کریں گے۔ (۲) اگر بحیرہ روم میں کسی جارحانہ اقدام کے نتیجہ کے طور پر ترکی یا فرانس اور برطانیہ کو جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ تو تینوں ملک ایک دوسرے کی باہمی امداد کریں گے (۳) انگلستان اور فرانس نے یونان اور رومانیہ سے ان کی حفاظت کے جو وعدے کئے ہوئے ہیں۔ اگر ان کی وجہ سے انگلستان اور فرانس کو کسی ملک سے جنگ کرنا پڑی تو ترکی ان کی امداد کرے گا۔

(۴) اگر کسی یورپین ملک کے جارحانہ اقدام کے باعث برطانیہ اور فرانس کو ایسی جنگ میں شریک ہونا پڑا جس پر اس معاہدہ کی دفعات ۲ اور ۳ کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔ تو اس صورت میں معاہدے کی شریک حکومتیں باہم مشورہ کریں گی۔ اور ترکی کی روش یہ ہوگی۔ کہ وہ غیر جانبدار رہے۔ ترکی کی غیر جانبداری برطانیہ اور فرانس کے لئے ہمدردانہ ہوگی۔ (۵) اسی طرح کسی ایسی یورپین حکومت کے خلاف جارحانہ اقدام کی صورت میں بھی کسی مشترکہ اقدام کے لئے صلاح اور مشورے سے کام لیا جائے گا۔ جس سے معاہدے میں شریک فریقین میں سے کسی ایک فریق نے امداد کا وعدہ کیا ہوگا نیز کسی ایسے بالواسطہ جارحانہ اقدام کی صورت میں بھی جس سے معاہدے میں شریک فریقین میں کسی فریق کو خطرہ لاحق ہو۔ باہمی صلاح اور مشورے سے کام لیا جائے گا۔ (۶) اس امر کی تصدیق کی جاتی ہے۔ کہ یہ معاہدہ کسی ملک کے خلاف نہیں۔ (۷) معاہدے کی شرائط کی پابندی فریقین پر یکساں طور پر لازمی ہوگی۔ (۸) اگر اس معاہدے کے نفاذ کی وجہ سے فریقین کو کسی جنگ میں شریک ہونا پڑا تو کوئی فریق علیحدہ ہو کر صلح نہیں کرے گا۔ (۹) معاہدہ پندرہ سال کے لئے ہے۔ اور اس کے بعد بھی خود بخود مزید پانچ سال کے لئے نافذ العمل رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ پندرہ سال کی میعاد ختم ہونے پر اس کے خاتمہ کا اعلان نہ کر دیا جائے۔ معاہدہ پر فوراً عمل شروع ہو جائے گا۔

معاہدے کی ان شرائط سے جن کے مطابق ترکی کو سوویٹ روس سے جنگ کرنی پڑے۔ ترکی کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ نیز روس کے خلاف جنگ میں شرکت کے لئے ترک مجبور نہ ہوں گے۔ اس معاہدہ سے نازیوں کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ نازی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس معاہدہ سے اس خیال کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ترکی کے اقدامات بحیرہ روم کے بارہ میں اس کے نظریہ کے مطابق ہیں۔ اور اسی سبب سے ترک برطانیہ کے زیر اثر آئے ہیں۔ اس معاہدے سے جو نئی صورت حالات پیدا ہوئی ہے۔ اس میں دو ایسی باتیں ہیں۔ جن کا خیر مقدم اٹلی کے سرکردہ حلقوں میں کیا گیا ہے۔ اول یہ بیان کہ ترکی نے روس کے حق میں درۂ دانیال کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ اٹلی کو یہ گوارا نہیں۔ کہ روس کو بحیرہ روم میں پورا اقتدار حاصل ہو جائے۔ دوم یہ کہ رومانیہ سے ترکی نے جو وعدے کر رکھے ہیں۔ ترکی ان پر قائم رہے گا۔ گویا ترکی بلقانی ریاستوں کے مسائل کے حل اور امن اور صلح کے قیام کے لئے ان کی قیادت کرے گا۔ فسطائی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ یہ معاہدہ روس اور ترکی کی گفت وشنید کے انقطاع کا قدرتی نتیجہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah